اللہ تعالیٰ سلامتی والے گھر جنّت کی طرف بلاتا ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ عَلَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآن وحدیث کی رَوشنی میں جنّت کا بیان

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے نیک مؤمن بندوں کے نیک اَعمال کا بدلہ واِنعام عطاکرنے کے لیے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کر رکھا ہے، اس کا نام جنّت ہے، اسی کو بِہشْت بھی کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس کی طرف بلاتا ہے۔ جو مسلمان مَرد ہو یا عورت اپنی طاقت بھر اچھے اَعمال بجالائے، اللہ تعالی اس کے نیک اَعمال کو شرفِ قبولیّت عطا فرما کر اسے جنّت میں داخل کرے گا، جہاں وہ اَبدی ولازوال نعمتوں سے لُطف اندوز، اور شاداں وفرحاں ہوگا، اور اس خوش نصیب پر خداوندِکریم کے فضل وکرم، جُود وعطا کی بارش ہمیشہ برستی رہے گی، جنّت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ؕ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾[1] "اس جنّت کا اَحوال کہ خوفِ خدا والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے، اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس کے میوے اور اس کے سائے کو ہمیشگی، پرہیز گاروں کا تو یہ انجام ہے"۔

محترم حضرات! جنّت کی نعمتیں اعلیٰ ودائمی، جبکہ دنیا کی چیزیں اَدنیٰ وفانی ہیں، اس لیے وہاں کی کسی چیز کی یہاں سے کوئی نسبت نہیں، مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ»[2] "اگر جنّت کی کوئی چیز ناخن بھر دنیا میں ظاہر ہو جائے، تو تمام آسمان وزمین اس سے آراستہ ہو جائیں، اور اگر کوئی جنّتی نمودار ہو اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے، تو سورج کی رَوشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی رَوشنی مٹا دیتا ہے"۔

عزیز دوستو! جنّت کی کشادگی اور اس کے درَجات کا ذکر کچھ یوں بیان فرمایا گیا، حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رَحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فِي الْجَنَّةِ مِئَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

---

(۱) پ۱۳، الرعد: ۳۵.

(۲) "جامع الترمذي" أَبوابُ صِفَة الجنَّة، ر: ۲۵۳۸، صـ۵۷٦.

وَالأَرْضِ»[1] "جنّت میں سَو۱۰۰درجے ہیں، ہر دو۲درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان وزمین کے درمیان ہے"۔

جنّت کی تعریف وتوصیف

محترم بھائیو! جنّت اللہ تعالی کے فضل وکرم، عنایتوں، کرم نوازیوں اور تجلیات کا مقام ہے، اس میں ہر قسم کی راحت، شادمانی اور فرحت کا سامان موجود ہے، دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شَے کو جنّت کی کسی چیز سے مناسبت نہیں، اس کی کشادگی آسمانوں اور زمین سے بھی زیادہ ہے، خدمت کے لیے ہر وقت حُوریں وخدّام حاضر ہیں، جنّت کی مٹی زعفران کی، اس کی کنکریاں موتی ویاقوت کی ہیں، سونے چاندی اور موتی وجواہرات کے لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل ہیں، اُن محلّات کی ایک اینٹ سونے کی تو دوسری چاندی کی ہے، الغرض جنّت میں ہر قسم کی بے شمار راحتیں ونعمتیں تیار ہیں، وہاں جو نعمتیں ہیں انہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے ان کی حقیقت کو سنا، اور نہ کسی عام آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا، جو اس میں داخل ہوگا وہ اَیسی نعمتیں پائے گا جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا، وہاں کبھی کسی کو مَوت نہیں آئے گی، وہاں کبھی کسی کا لباس مَیلا نہیں ہوگا، کبھی کسی کی جوانی ختم نہیں ہوگی، جنّت میں اَیسی نہریں اور پھل ہیں جن کی حقیقت اللہ تعالی کے سِوا کوئی نہیں جانتا، جنّت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کی طرح نہیں، نہ ہی دنیا میں اس کی کوئی

---

(١) "جامع الترمذي" أَبْوابُ صِفَة الجنَّة، ر: ٢٥٣١، صـ٥٧٥.

مثال ہے، جنّت میں چار ۴ نہریں ہیں: (۱) پانی کی، (۲) دودھ کی، (۳) شہد کی، (۴) شرابِ طہور کی، اور وہاں ہر قسم کے مزیدار پھل اور میوے ہیں، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَّأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَّلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾[۱] "اس جنّت کا اَحوال جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے، اس میں اَیسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے، اور اَیسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا، اور اَیسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذّت ہے، اور اَیسی شہد کی نہریں ہیں جو بہت صاف ہے، اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں، اور اپنے رب تعالی کی مغفرت ہے"۔ یعنی ہر طرف طرح طرح کے لذیذ اور دل پسند میووں کے گھنے، شاداب وسایہ دار درختوں کے باغات ہیں، ان باغات میں شیریں پانی، نفیس دودھ، عمدہ شہد اور شرابِ طہور کی نہریں جاری ہیں، قسم قسم کے بہترین کھانے اور طرح طرح کے پھل صاف ستھرے اور چمکدار برتنوں میں تیار رکھے ہیں۔

عزیز دوستو! جنّتی خیموں کا حال بیان فرماتے ہوئے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ

---

(۱) پ۲٦، محمد: ۱۵.

مُجَوَّفَةٍ، طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلاً»[1] "مؤمن کے لیے جنّت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی بلندی ساٹھ ۶۰ میل ہوگی"۔ لہٰذا جنّت کے طلبگاروں کو چاہیے کہ جنّت میں لے جانے والے اَعمال بھی کریں، اور اَیسے اَعمال وافعال سے اجتناب بھی کریں جو دخولِ جنّت کے لیے رکاوٹ ہوں۔

برادرانِ اسلام! جنّت آسمانوں کے اوپر ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى * عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى﴾[2] "سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی جنّت الماوی ہے"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے، جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے، اور اس کی شاخیں ہر آسمان پر موجود ہیں، بلندی میں ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے، فرشتے اور شہداء کی رُوحیں اس سے آگے نہیں بڑھتیں، یہ جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے، جنّت الماویٰ جنّت کا ایک درجہ ہے، شبِ معراج حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے یہیں قیام فرمایا تھا"[3]۔

حصولِ جنّت کے لیے صالحین کی جستجو

عزیزانِ محترم! جنّت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پنجوقتہ نمازیں ادا کرتے ہیں، نیک اعمال کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے رب تعالیٰ کے

---

(۱) "صَحِيح مُسْلم" كتابُ الجنة وَصِفة نَعِيْمها وأَهْلها، ر: ۷۱۵۸، صـ۱۲۳۳.

(۲) پ۲۷، النجم: ۱۴، ۱۵.

(۳) "تفسیر نورالعرفان" ص ۸۴۰، بتصرف۔

حضور دست بستہ کھڑے ہو کر حمد و ثناء کرتے ہیں، جبکہ لوگ محوِ استراحت ہوتے ہیں، وہ بارگاہِ اقدس میں اس وقت بھی جبینِ نیاز جُھکاتے ہیں، دعا کے لیے دامن پھیلائے رہتے ہیں، راتیں عبادت میں گزارتے ہیں، اور اپنی زندگی کے شب وروز اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی والے کاموں میں بسر کرتے ہیں، جب اس دارِ فانی دنیا سے دارِ بقا آخرت کی طرف کوچ کرتے ہیں تو خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ انہیں جنّت عطا فرماتا ہے۔ رِضائے الٰہی وجنّت کے طلبگاروں کا یہ وصف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَ﴾[1] "ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے جُدا رہتی ہیں، اور اپنے رب تعالیٰ کو ڈرتے ہوئے امید کے ساتھ پکارتے ہیں، اور ہمارے دیے ہوئے مال سے کچھ خیرات بھی کرتے ہیں"۔

جنّت کیسے حاصل کی جائے؟

میرے بزرگو ودوستو! جنّت کے حصول کے لیے سب سے پہلے ایمان شرط ہے، اور ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بجا لانا، اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری نہایت ضروری ہے، جب بندۂ مؤمن اس حال میں دنیا سے جائے گا تو اسے جن جن اِنعامات واِکرام واِحسانات سے نوازا جائے گا ان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے پیش کیے جائیں گے، جو

---

(١) پ٢١، السجدة: ١٦.

چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا، لیکن یہ سب نعمتیں اس مؤمن کے لیے ہیں جس نے اپنی زندگی اللہ ورسول کے اَحکام کے مطابق گزاری ہوگی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[1] "جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، وہ جنّت والے ہیں، انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے"۔

عزیزانِ محترم! مؤمن کو اس کے نیک عمل کا اجر پورا پورا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ مزید اپنے فضل وکرم سے اسے نوازے گا، اور کسی پر ذرّہ بھر ظلم وزیادتی نہیں ہوگی، خداوندِ کریم کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتَ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنثىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُوْنَ نَقِيْراً﴾[2] "جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو وہ جنّت میں داخل کیے جائیں گے، اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا"۔

دخولِ جنّت کا ایک سبب سلام کو عام کرنا بھی ہے

حضراتِ گرامی قدر! دخولِ جنّت کے لیے عبادات پر استقامت، دیگر نیک اعمال کی سعی، بُرے اعمال سے بچنے کے ساتھ ساتھ سلام کو عام کرنا بھی ہے، باہمی سلام اور اس کا جواب دینے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ

---

(۱) پ۱، البقرة: ۸۲.

(۲) پ۵، النّسآء: ۱۲٤.

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَا﴾[1] "جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے، تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو، یا وہی کہہ دو!"۔

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! سلام کو عام کرنا دخولِ جنّت کا ایک سبب ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلاَمَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ»[2] "اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور اس وقت بھی نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں (یعنی نمازِ تہجد)، تو تم سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

اے اللہ! ہمیں ذَوق وشَوق کے ساتھ عبادات ودیگر نیک اعمال اور سلام کو عام کرنے کی توفیق وہمت وعطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ

---

(١) پ٥، النّسآء: ٨٦.

(٢) "جامع الترمذي" [بابُ حديث: «أَفْشُوا السَّلاَمَ»...]، ر: ٢٤٨٥، صـ٥٦٦.

عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.